بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فون نمبر ۳۲۹

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۳۳/۶۸ | ۲۹ رجب ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۵ احسان ۱۳۵۸ ہش ۔ ۲۵ جون ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۴۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں

اگر خدا توبہ قبول کرنے والا نہ ہوتا تو اتنے احکام کا بوجھ نہ ڈالا جاتا

ارشادِ باری تعالیٰ

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ وَ یُحِبُّ الۡمُتَطَہِّرِیۡنَ ۔ (البقرہ آیت ۲۲۳)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنۡبِ کَمَنۡ لَّا ذَنۡبَ لَہٗ وَاِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبۡدًا لَمۡ یَضُرَّہٗ ذَنۡبٌ ۔ (ابن ماجہ کتاب الزھد)

ترجمہ:- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی انسان سے محبت کرتا ہے تو گناہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ یعنی گناہ کے محرکات اُسے بدی کی طرف مائل نہیں کر سکتے اور گناہ کے بدنتائج سے اللہ تعالیٰ اسے محفوظ رکھتا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"ظاہر ہے کہ انسان اپنی فطرت میں نہایت کمزور ہے اور خدا تعالیٰ کے صدہا احکام کا اس پر بوجھ ڈالا گیا ہے پس اس کی فطرت میں یہ داخل ہے کہ وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے بعض احکام کے ادا کرنے سے قاصر رہ سکتا ہے اور کبھی نفس امارہ کی بعض خواہشیں اس پر غالب آجاتی ہیں۔ پس وہ اپنی کمزور فطرت کی رُو سے حق رکھتا ہے کہ کسی لغزش کے وقت اگر وہ توبہ اور استغفار کرے تو خدا کی رحمت اُس کو ہلاک کرنے سے بچالے۔ اس لئے یہ یقینی امر ہے کہ اگر خدا توبہ قبول کرنے والا نہ ہوتا تو انسان پر یہ بوجھ صدہا احکام کا ہرگز نہ ڈالا جاتا۔ اس سے بلاشبہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا توّاب اور غفور ہے۔ اور توبہ کے یہ معنے ہیں کہ انسان ایک بدی کو اس اقرار کے ساتھ چھوڑ دے کہ بعد اس کے اگر وہ آگ میں بھی ڈالا جائے تب بھی وہ بدی ہرگز نہیں کرے گا پس جب انسان اس صدق اور عزم محکم کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے تو خدا جو اپنی ذات میں کریم اور رحیم ہے وہ اس گناہ کی سزا معاف کر دیتا ہے اور یہ خدا کی اعلیٰ صفات میں سے ہے کہ توبہ قبول کر کے ہلاکت سے بچا لیتا ہے۔ اور اگر انسان کو توبہ قبول کرنے کی امید نہ ہو تو پھر وہ گناہ سے باز نہیں آئے گا۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۱۸۱)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ احسان (جون) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اسلام آباد سے آمدہ ۲۴ جون کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

۲۲ جون کو حضور نے نماز جمعہ مسجد اسلام آباد میں پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے قرآن مجید کی آیت اَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ (آل عمران آیت ۱۴۱) کی تفسیر بیان فرمائی۔

احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے آمین۔

ربوہ ۲۵ جون۔ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کچھ عرصہ اسلام آباد میں قیام فرمانے کے بعد ۲۳ جون بروز ہفتہ ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے آپ کو ربوہ میں امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بلڈ پریشر اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ایک احمدی طالب علم کی نمایاں کامیابی

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور کے سابق صدر مکرم ضیاء اللہ صاحب باجوہ نے اس سال ایم۔ ایس سی جیالوجی کا امتحان یونیورسٹی لاہور سے ۸۹۰/۱۲۰۰ نمبر حاصل کر کے پاس کیا ہے۔ آپ اپنی برانچ (منرالوجی پیٹرالوجی) میں اول آئے ہیں اور انہیں معدنی وسائل کی ترقیاتی کارپوریشن کی جانب سے گولڈ میڈل دیا جائے گا۔ مجموعی طور پر یونیورسٹی میں آپ کی دوسری پوزیشن ہے اور اس طرح سلور میڈل کے مستحق قرار پائے ہیں۔ جملہ ممبران احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور اس شاندار کامیابی پر مکرم باجوہ صاحب کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

باجوہ صاحب ہمیشہ احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے ایک سرگرم کارکن اور سال گزشتہ میں صدر ایسوسی ایشن رہے ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ یہ اعزاز ان کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور دوسرے احمدی طلباء کے لئے مشعل راہ ثابت ہو۔ (آمین)

منور احمد نعیم
(صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"لازمی چندہ جات لازمی ہیں بہرحال آپ کو ادا کرنے چاہئیں"

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر:- مسعود احمد ۔ پرنٹر:- سید عبدالحی ۔ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۹ رجب ۱۳۹۹ھ

۲۵ احسان ۱۳۵۸ ہش

۲۵ جون ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گمراہی کی جڑ اور اس کا سدِّ باب

گمراہی نام ہے اس بات کا کہ لوگ خدا تعالیٰ کے احکام اور اس کی منشاء کو پس پُشت ڈال کر خود اپنے گمان کے مطابق اپنے لئے ایک راہِ عمل متعیّن کر لیتے ہیں اور پھر بھی سمجھتے یہ ہیں کہ وہ ہدایت کی راہ پر گامزن ہیں ایسے لوگوں کا جو اپنی گمراہی کے باوجود اپنے آپ کو ہدایت یافتہ سمجھتے ہیں ہدایت کی راہ پر واپس آنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ایسے گم کردہ راہ لوگوں کے خود ساختہ اصولوں اور سراسر گمراہی کے آئینہ دار گمانوں کا خاص تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ ایسے لوگ اپنی خوشحالی اور فارغ البالی کی وجہ سے اس گمان میں مبتلا ہوتے ہیں کہ ان کی تمام تر بداعمالیوں کے باوجود ان کا خدا ان سے خوش ہے جبھی تو وہ انہیں دُنیوی مال و متاع سے نواز رہا ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ وہ اپنی بداعمالیوں کو ہی نیکیاں شمار کرنے لگتے ہیں اور پھر ان پر اتراتے ہیں۔ ان کے اس خیالِ فاسد اور گمانِ باطل کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝ فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۝ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝

(المؤمنون آیات ۵۴ تا ۵۷)

ترجمہ:۔ انہوں (یعنی کفار) نے شریعت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور جو ٹکڑا اپنے لئے اختیار کیا اس پر فخر کرنے لگ گئے۔ پس تُو اُن کو ایک مدّت تک اپنی غفلت میں پڑا رہنے دے۔ کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ہمارا ان کو مال اور بیٹوں سے مدد دینا ان کو نیکیوں میں جلد جلد بڑھانا ہے؟ (ایسا نہیں ہے) بلکہ وہ حقیقتِ حال کو سمجھتے نہیں۔

ایسے لوگ پوری شریعت پر تو عمل نہیں کرتے بلکہ اس کے صرف اُس حصّہ کو جس پر عمل کرنا ان کے لئے آسان ہو اختیار کر کے باقی شریعت کو چھوڑ دیتے ہیں اور پھر بھی سمجھتے یہ ہیں کہ وہ بڑے نیک اور خدا کے چہیتے ہیں اور کہتے یہ ہیں کہ خدا کا ہمیں مال و دولت سے نوازنا اس امر کی دلیل ہے کہ وہ ہم سے خوش ہے۔ یہ انکی محض خوش فہمی ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں ڈھیل دے رہا ہوتا ہے کہ وہ اپنی اصلاح کرلیں لیکن وہ ڈھیل سے فائدہ اُٹھانے کی بجائے اپنے گمانوں اور خوش فہمیوں کی وجہ سے گمراہی میں اور زیادہ بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ جب وہ ڈھیل اور مُہلت کے اس زمانہ سے فائدہ نہیں اُٹھاتے تو خدا تعالیٰ بھی ان کی اس ڈھیل کو ان کے لئے سزا دہی کا ذریعہ بنا دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی اس روش اور انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

(آلِ عمران آیت ۱۷۹)

ترجمہ:۔ اور جو لوگ کافر ہیں وہ ہرگز یہ نہ سمجھ لیں کہ ہمارا انہیں ڈھیل دینا ان کی ذات کے لئے بہتر ہے۔ ہم جو انہیں ڈھیل دیتے ہیں (تو ان کے اپنے گمانوں اور کرتوتوں کی وجہ سے) اس کا نتیجہ ان کا صرف گناہوں میں بڑھ جانا ہو گا۔ اور (وہ یاد رکھیں کہ) ان کے لئے رسوا کرنے والا عذاب (مقدّر) ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کو اپنے گمانوں اور خوش فہمیوں میں مبتلا رہنے والے ایسے بزعمِ خود غلط لوگوں کے انجام سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ (آلِ عمران آیت ۱۸۹)

مراد یہ کہ اے مسلمانو! تم ان لوگوں کو جو اپنے کئے پر اتراتے ہیں اور جو کام انہوں نے نہیں کیا اس کی بابت بھی چاہتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے یہ بالکل نہ سمجھو کہ وہ عذاب سے محفوظ ہیں۔ وہ یقیناً پکڑے جائیں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب مقدّر ہے۔

الغرض گمراہی کی اصل جڑ لوگوں کی یہ روش ہی ہوتی ہے کہ وہ اللہ اور رسول ؐ کے احکام کو تو فراموش کر دیتے اور خود اپنے گمان اور اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق اپنے لئے ایک راہِ عمل متعیّن کر کے اسے دین اور شریعت کا نام دیدیتے ہیں اور سمجھتے یہ ہیں کہ وہ بڑے دیندار بلکہ دین کے ٹھیکیدار ہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے انہیں جو ڈھیل اور مہلت دی جاتی ہے اور ڈھیل کے اس زمانہ میں انہیں جو مادی سہولتیں اور آسائشیں میسّر آتی ہیں ان سے صحیح رنگ میں فائدہ اُٹھانے اور اپنی اصلاح کا ذریعہ بنانے کی بجائے وہ انہیں اور زیادہ گناہوں میں ملوّث ہونے کا ذریعہ بنا لیتے ہیں اور بالآخر خدائی گرفت میں آنے کی وجہ سے انہیں اپنے کئے کی سزا مل کر رہتی ہے۔

گمراہی سے بچنے کا ایک ہی طریق ہے کہ اللہ اور رسول ؐ کی اطاعت سے ہرگز انحراف اختیار نہ کیا جائے اور جملہ احکام کی بجا آوری کو لازم پکڑا جائے۔ دین کے کچھ حصہ کو چھوڑنا اور کچھ کو اختیار کرنا ہلاکت کی راہ ہے۔ جو لوگ دین کے کچھ حصّہ کو چھوڑنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے وہ بالآخر سارے ہی دین سے دستکش ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایمان کے دعویداروں کو خبردار فرمایا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَاۗفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

(البقرہ آیات ۲۰۹، ۲۱۰)

ترجمہ:۔ اے لوگو جو ایمان لائے اسلام میں پورے طور پر داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو، وہ یقیناً تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔ پھر اگر اس امر کے باوجود کہ تمہارے پاس کھلے کھلے نشان آئے تم پھسل گئے تو جان لو کہ اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

اور اسی لئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو اسلام کے جملہ احکام پر عمل پیرا ہونے اور کامل اطاعت کا نمونہ دکھانے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

”جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے۔ حکم ایک نہیں ہوتا بلکہ حکم تو بہت ہیں۔ جس طرح بہشت کے کئی دروازے ہیں کہ کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے اور کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے اسی طرح دوزخ کے کئی دروازے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم ایک دروازہ تو دوزخ کا بند کرو اور دوسرا کھلا رکھو۔“

(ملفوظات جلد چہارم ص۷۴)

عطیہ جات برائے گندم

گزشتہ کئی سالوں سے مستحقین محرومین میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ہر سال گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ ان مستحقین محرومین کی کافی تعداد ہے۔ اس کارِ خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصّہ لیتے ہیں۔ لہٰذا جملہ ہمدرد مخلصین جماعت سے درخواست ہے کہ اس کارِ خیر میں فراخ دلی سے حصّہ لیں۔ جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر ۴۵۵۰/۱۵۳-۱۰۶ معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین محرومین نظارت ضیافت۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سِدرَۃُ المُنتَہیٰ

مقامِ محمدیت کی عظیم تجلّی گاہ

فرش سے جا کر لیا دم عرش پر، مصطفٰے کی سیرِ روحانی تو دیکھ

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

سورۂ نجم میں عارفانہ رنگ میں تدبر و فکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ معراجِ محمدیت کا نقطہ کمال سدرۃ المنتہیٰ ہے جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نورانی آنکھوں نے خدا تعالیٰ کی جلالی اور جمالی تجلّیات کا اپنی پوری شان کے ساتھ مشاہدہ فرمایا اور اپنے رب کی آیتِ کبریٰ کا ایسا منفرد اور مثالی نظارہ دیکھا کہ کوئی پردہ اشتباہ کا حائل نہ رہا۔ (مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی)

(۱)

بارھویں صدی ہجری کے متکلم اسلام حضرت حکیم الملت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۱۶ھ - ۱۱۷۶ھ) نے اپنی بے نظیر تالیف حجۃ اللہ البالغہ کے آخر میں "سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم" کا ایک باب باندھا ہے جس میں لکھا ہے کہ

فاسری بہ الی المسجد الاقصیٰ ثم الی سدرۃ المنتہیٰ والی ما شاء اللہ وکل ذالک لجسدہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الیقظۃ ولکن ذالک فی موطن ھو برزخ بین المثال والشھادۃ جامع لاحکامھما فظھر علی الجسد احکام الروح وتمثل الروح والمعانی الروحیۃ اجسادًا ولذالک بان لکل واقعۃ من تلک الوقائع تعبیر وقد ظھر لحزقیل وموسیٰ وغیرھما علیھم السلام نحو من تلک الوقائع وکذالک الاولیاء الامۃ لیکون علو درجاتھم عند اللہ کما الھم فی الرؤیاء (حجۃ اللہ البالغہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۶) (ناشر المکتبۃ السلفیہ لاہور)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسراء میں مسجد اقصےٰ کی طرف لے جایا گیا۔ پھر سدرۃ المنتہیٰ اور جہاں خدا نے چاہا اور یہ تمام جسم مبارک کے لئے بیداری کی حالت میں ہوا۔ لیکن اس مقام میں جو عالم مثال اور عالم ظاہر کے درمیان ہے اور جو دونوں عالموں کے احکام کا جامع ہے۔ اس لئے جسم پر روح کے احکام ظاہر ہوئے۔ اور روح پر معاملات روحانی جسم کی صورت میں نمایاں ہوئے اور اسی لئے ان واقعات میں سے ہر واقعہ کی ایک تعبیر ظاہر ہوئی۔ اور اسی طرح کے واقعات حضرت حزقیل اور حضرت موسےٰ علیہما السلام کے لئے بھی ظاہر ہوئے اور اولیائے امت کے سامنے بھی ظاہر ہوتے ہیں کہ خدا کے نزدیک ان کے درجہ کی بلندی مثل ان معاملات کے ہوتی ہے جو رؤیا میں ان کو معلوم ہوتی ہے۔

حضرت شاہ صاحب نے یہ لطیف نکتہ بیان کرنے کے بعد آنحضرتؐ کے اسراء اور سیر معراج[1] کے واقعات میں سے ہر ایک کی باطنی اور روحانی تعبیر کی ہے مثلاً حضورؐ کے آسمانوں پر چڑھنے کی حقیقت پر ان الفاظ میں روشنی ڈالی ہے۔

اما رکوبہ علی البراق فحقیقتہ استواء نفسہ النطقیۃ علی نسمتہ التی ھی الکمال الحیوانی فاستویٰ راکباً علی البراق کما غلبت احکام نفسہ النطقیۃ علی البھیمیۃ وتسلطت علیھا ... واما رقیہ الی السمٰوات سماءً بعد سماءٍ فحقیقتہ الانسلاخ الی مستوی الرحمٰن منزلۃً بعد منزلۃ ومعرفۃ حال الملائکۃ الموکلۃ بھا ومن لحق بھم من افاضل البشر والتدبیر الذی اوحاہ اللہ فیھا والاختصام الذی یحصل فی ملئھا

آپ کا براق پر سوار ہونا تو اس کی حقیقت آپ کے نفس ناطقہ (بشری) کا اپنے اس روح حیوانی پر استیلاء حاصل کرنا ہے۔ جو کمال حیوانی ہے۔ اس لئے آپ براق پر اس طرح سوار ہو گئے جس طرح آپ کی روح بشری کے احکام آپ کی روح حیوانی پر غالب آ گئے اور اس پر مسلط ہو گئے ... آپ کا آسمانوں پر ایک ایک آسمان کر کے چڑھنا (اور فرشتوں اور مختلف پیغمبروں کی ملاقات کرنا) سو اس کی حقیقت درجہ بدرجہ منزلوں سے کھینچ کر عرش الٰہی تک پہنچنا ہے۔ اور ہر آسمان پر جو فرشتے متعین ہیں اور کامل انسانوں میں سے جو جہاں جس درجہ تک پہنچ کر ان کے ساتھ مل گیا ہے۔ ان سب کے حالات سے اور اس تدبیر سے جو ہر آسمان میں خدا نے وحی کی۔ اور اس مباحثہ سے جو آسمان کے فرشتوں کی جماعت میں ہوتا ہے آگاہی ہے۔

سدرۃ المنتہیٰ کی نسبت حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں:۔

واما سدرۃ المنتہیٰ فشجرۃ المکون وترتب بعضھا علی بعض وانجماعھا فی تدبیر واحد کانجماع الشجرۃ فی الغاذیۃ والنامیۃ ونحوھما ولم تتمثل حیوانًا لان التدبیر الجملی الاجمالی الشبیہ للسیاسۃ الکلی افرادہ وانما اشبہ الاشیاء بہ الشجرۃ دون الحیوان فان الحیوان فیہ قوی تفصیلیۃ والارادۃ فیہ اصرح من سنن الطبیعۃ (ص ۲۰۷)

یعنی سدرۃ المنتہیٰ وجود کا درخت اور اس کا ایک دوسرے پر مترتب ہونا اور پھر ایک ہی تدبیر میں مجتمع ہونا ہے۔ جس طرح درخت اپنی شاخوں کے بے شمار اختلاف کے باوجود اپنی قوت غاذیہ اور اپنی قوت نامیہ کی تدبیر میں متحد و مجتمع ہوتا ہے۔ سدرۃ المنتہیٰ حیوان کی شکل میں متمثل نہیں ہوا اس لئے کہ اجمالی اور مجموعی تدبیر جس طرح کلی اپنے افراد کی سیاست اجمالی کرتی ہے اور اس تدبیر اجمالی کی بہترین شبیہ درخت ہے نہ کہ حیوان کیونکہ حیوان میں تفصیلی قوتیں ہوتی ہیں اور خصوصاً اس میں ارادہ قوانین طبعی سے زیادہ مصرح صورت میں ہوتا ہے۔

پھر فرماتے ہیں:۔

واما الانوار التی غشیتھا فتدلیات الٰھیۃ وتدبیرات رحمانیۃ تلحلحت فی الشھادۃ حیثما استعدت لھا (ص ۲۰۷)

جو انوار سدرۃ المنتہیٰ کو ڈھانپے ہوئے تھے وہ تدلیات الٰہیہ و تدبیرات رحمانیہ ہیں جو عالم ظاہر میں وہاں چمکتی ہیں جہاں جہاں ان کے قبول کی استعداد ہوتی ہے۔

(۲)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے معراج النبی صلے اللہ علیہ وسلم کو الٰہیات کا

[1] حضرت مصلح موعودؓ کی تحقیق ہے کہ اسراء اور معراج دو الگ الگ واقعات ہیں

لازمی جزء قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ

"جو لوگ معراج کے منکر ہیں وہ تو اسلام کے منکر ہیں۔ لاکھ احادیث کے برابر ایک حدیث معراج کی ہے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۹۱)

پھر فرماتے ہیں :-

"معراج کشفی رنگ میں ایک نورانی وجود کے ساتھ ہوا تھا۔ وہ ایک وجود تھا مگر نورانی ایک بیداری تھی مگر کشفی اور نورانی جس کو اس دنیا کے لوگ نہیں سمجھ سکتے مگر وہی جن پر وہ کیفیت طاری ہوئی ہو۔"

(ایضاً صفحہ ۳۶۳)

آپ نے اپنی معرکۃ الآراء تالیف "آئینہ کمالات اسلام" میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام سدرۃ المنتہیٰ کی تجلیات کا ایسا روح پرور نقشہ کھینچا ہے کہ انسان کا دل وجد کر اٹھتا ہے۔ اور سینہ اور دماغ ہی نہیں بلکہ جسم کا ہر رگ و ریشہ عشق نبوی کے انوار سے معمور ہو جاتا ہے۔ آپ اپنے فارسی کلام میں فرماتے ہیں ؎

آں مقام قرب کو دارد بدلدار قدیم
کس نہ داند شان آں از واصلان کردگار
از ہمہ چیزے فزوں تر در ہمہ نوع کمال
آسماں ہا پیش اوج ہمت او ذرہ وار
مظہرے نورے کہ پنہاں بود از عہد ازل
مطلع شمسے کہ بود از ابتدا در استتار
صدر بزم آسمان و حجۃ اللہ بر زمیں
ذات خالق را نشانے بس بزرگ استوار
ہر رگ و تار وجودش خانہ یار ازل
ہر دم و ہر ذرہ اش پر از جمال دوستدار
عشق او نے او بہ از صد آفتاب و ماہتاب
خاک کوئے او بہ از صد نافہ مشک تتار

(صفحہ ۲۳ و ۲۴)

ترجمہ: آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام قرب کی اس شان کو جو خدا تعالیٰ کے حضور آپ رکھتے ہیں مقربان درگاہ الٰہی اور جلالت مرتبت رکھنے والے وجودوں میں سے بھی کوئی نہیں جانتا۔ آنحضرت کمال کی ہر ایک قسم میں اور ہر ایک نوع سے بڑھ کر ہیں۔ اور آپ کی ہمت کی بلندی کے سامنے تمام آسمان ایک ذرہ کے برابر ہیں۔ حضور اس نور ازل کا مظہر ہیں جو ازل سے پوشیدہ تھا اور اس سورج کا مطلع ہیں جو ابتدا سے چھپا ہوا تھا۔ آنحضور آسمان والوں کی مجلس کے صدر اور زمین پر خدا کی حجت اور خدا کی ہستی کا بہت بڑا اور محکم نشان ہیں۔ آپ کے وجود کا ہر رگ و ریشہ خدا تعالیٰ کا گھر ہے اور آپ کا ہر سانس اور ہر ذرہ محبوب حقیقی کے جمال سے پُر ہے۔ آنحضرت کے چہرہ مبارک کا حسن صدہا سورجوں اور چاندوں سے بڑھ کر اور آپ کی گلی کی مٹی مشک تاتار کے صدہا نافوں سے بہتر ہے۔

اسی طرح ازالہ اوہام ص ۲۴۸-۲۴۹ میں لکھتے ہیں

"اعتقاد صحیح ..... (معراج کی حدیث بھی اسکی شاہد ناطق ہے) یہی ہے کہ انبیاء بحیات جسمی خاکی بحیات جسمی دنیاوی زندہ نہیں اور شہداء کی نسبت انکی زندگی اکمل و اقویٰ ہے۔ سب سے زیادہ اکمل و اقویٰ و اشرف زندگی ہمارے سید و مولےٰ فداہ نفسی و ابی و امی صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ حضرت مسیح تو صرف دوسرے آسمان میں اپنے خالہ زاد بھائی یحییٰ کے ساتھ مقیم ہیں لیکن ہمارے سید و مولےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سب سے اعلیٰ مرتبہ پر آسمان میں جس سے بڑھ کر اور کوئی مرتبہ نہیں تشریف فرما ہیں عند سدرۃ المنتہیٰ بالرفیق الاعلیٰ اور امت کے سلام و صلوات برابر آنحضرت کے حضور میں پہنچتے جاتے ہیں اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد اکثر ما صلیت علی احد من انبیاءک و بارک وسلم" (صفحہ ۲۵۰-۲۵۱ حاشیہ)

(۳)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور خلفاء احمدیت کے فرمودات و ارشادات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مظہر اتم الوہیت ہیں اور چونکہ خدا کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ کے مطابق ہر آن ایک نئی شان میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ اس لئے تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ کی تجلیات کا سلسلہ بھی غیر محدود ہے۔ اور ازل سے ابد تک جاری ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں کے ایسے برق رفتار قافلہ سالار ہیں جو ایک سیکنڈ میں کروڑوں میل خدا کے قرب میں بڑھ جاتے ہیں۔" (المصلح الموعود) اس امر کا ایک زبردست واقعاتی اور عملی ثبوت درود شریف کی مبارک دعا بھی ہے۔ جو چودہ سو سال سے امت مسلمہ برابر کرتی آرہی ہے۔ اور قیامت تک کرتی چلی جائیگی۔ عاشق رسول عربی، حاجی الحرمین الشریفین حضرت مولانا حکیم نورالدین خلیفۃ المسیح الاول نے اس محکم دلیل کو نہایت سادہ مگر حقیقت افروز پیرائے میں بیان کیا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں

"چونکہ درود شریف پڑھنا ایک نیک کام ہے اور یہ ایک حکم ہے کہ جو کوئی نیکی سکھاتا ہے تو اس کو بھی اسی قدر ثواب پہنچتا ہے جس قدر کہ سیکھ کر عمل کرنے والے کو۔ اس لئے دنیا میں جس قدر لوگ نمازیں پڑھتے ہیں اور عبادتیں کرتے ہیں۔ ان سب کا ثواب ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی پہنچتا ہے۔ اور ہر وقت پہنچتا ہے کیونکہ زمین گول ہے۔ اگر ایک جگہ فجر ہے تو دوسری جگہ عشاء ہے ایک جگہ اگر عشاء ہے تو دوسری جگہ شام ہے۔ ایسے ہی اگر ایک جگہ ظہر کا وقت ہے تو دوسری جگہ عصر کا وقت ہوگا۔ غرض ہر گھڑی اور ہر وقت ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ثواب پہنچتا رہتا ہے۔ دنیا میں کروڑ در کروڑ رکوع اور سجود کرتے اور درود پڑھتے اور دوسری دعائیں مانگتے ہیں اور پھر اس کے علاوہ دوسرے احکام پر چلتے، روزے رکھتے، زکوٰتیں ادا کرتے ہیں۔ اسلئے ماننا پڑے گا کہ ہر آن میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی ان عبادات کا ثواب پہنچتا ہے۔ کیونکہ انہی نے تو یہ باتیں سکھائی ہیں۔ کہ تم لوگ نمازیں پڑھو، زکوٰتیں دو۔ اور مجھ پر درود بھیجو۔ اور پھر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اپنی روح جو دعائیں مانگتی ہوگی۔ وہ ان کے علاوہ اب تم سوچ سکتے ہو کہ جب سے مسلمان شروع ہوئے اور جب تک رہیں گے۔ ان سب کی عبادتیں ہمارے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے نامہ اعمال میں بھی ہونی چاہئیں..... اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ تمام رسولوں نبیوں اور اولیاء کا بھی سردار ہے۔ کیونکہ دنیا میں جس قدر رسول گزرے ہیں ان کی امتیں ان کے لئے دعائیں نہیں کرتیں۔ مگر ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے آپ کی امت دن رات دعائیں مانگتی رہتی ہے اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا تمام نبیوں اور تمام مخلوق سے بڑھ کر ہونے کا یہ ایک ثبوت ہے"

(الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء)

مبارک ہے وہ جو سدرۃ المنتہیٰ کے مرکز تجلیات سے فیوض و برکات حاصل کرنے کے لئے نبیوں کے سردار اور رسولوں کے فخر حضرت خاتم الانبیاء احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود پڑھتا ہے۔ کیونکہ وہی ہے جس کے قلب صافی میں انوار محمدیہ کی جھلک نمایاں ہو سکتی ہے۔ وہی آنحضور کے جود و کرم کی بارش کا قطرہ اور وہی آپ کے آسمانی باغ کا طائر لاہوتی ہے اسی لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں :- ؎

مرا آں گوشۂ چشمے بباید
نخواہم جز گلستان محمد
من آں خوش مرغ از مرغان قدسم
کہ دارد جا بہ بستانِ محمد

میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نظر رحمت کا طلب گار ہوں۔ محمد کے باغ کے سوا مجھے کسی اور باغ کی ضرورت نہیں ہے۔ میں قدس کے پرندوں میں سے بہترین پرندہ ہوں جس کا آشیانہ محمد کے باغ میں ہے۔

كُلُّ بَرَكَةٍ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَ تَعَلَّمَ

۲۵/۶/۷۹
Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج سے ۷۵ سال پہلے ——— ۲۵؍جون ۱۹۰۴ء

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی مبشّر اولاد: سیّدہ امۃ الحفیظ بیگم مدظلہا کی ولادت

حضور علیہ السلام نے سیّدہ موصوفہ کو اپنی صداقت کا چالیسواں نشان قرار دیا

۲۵؍جون ۱۹۰۴ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آخری مبشر اولاد حضرت صاحبزادی سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی ولادت باسعادت ہوئی۔

حضرت صاحبزادی صاحبہ موصوفہ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد میں سے واحد شخصیت ہیں جو ہمارے درمیان موجود ہیں اور جن کے بابرکت وجود اور دعاؤں سے جماعت مستفید ہو رہی ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کی عمر مبارک میں ہزاروں ہزار برکتیں دے اور آپ کا مقدس، بابرکت اور نافع الناس وجود تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین اللھم آمین۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مئی ۱۹۰۴ء میں الہام ہوا "دخت کرام" (یعنی کریم آباء کی لڑکی)۔ چنانچہ الٰہی بشارت کے عین مطابق ۲۵؍جون ۱۹۰۴ء کو آپ کی ولادت ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب "حقیقۃ الوحی" میں صفحہ ۲۱۸ پر آن کو اپنی صداقت کا چالیسواں نشان قرار دیا۔ آپ نے لکھا کہ:۔

"۴۰۔ چالیسواں نشان یہ ہے کہ اس لڑکی کے بعد ایک اور لڑکی کی بشارت دی گئی جس کے الفاظ یہ تھے "دخت کرام" چنانچہ وہ الہام الحکم اور البدر اخباروں میں اور شاید ان دونوں میں سے ایک میں شائع کیا گیا اور پھر اس کے بعد لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام امۃ الحفیظ رکھا گیا اور وہ اب تک زندہ ہے۔"

حضرت سیدہ موصوفہ کا نکاح حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب سے جو حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیگم سے دوسرے صاحبزادے تھے ۷؍جون ۱۹۱۵ء کو مسجد اقصیٰ میں پندرہ ہزار روپے مہر پر ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ہدایت کے مطابق خطبہ نکاح حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے پڑھا جو اس تقریب سعید پر لاہور سے مدعو کئے گئے تھے۔ ۲۲؍فروری ۱۹۱۷ء کو آپ کی شادی کی مبارک تقریب عمل میں آئی۔

حضرت سیدہ موصوفہ کے گرامی قدر شوہر نواب محمد عبداللہ خان صاحب یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو پیدا ہوئے اور ۱۸؍ستمبر ۱۹۶۱ء کو وفات پا کر بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے۔ آپ سلسلہ احمدیہ کے ان بزرگوں میں سے تھے جو نوابی میں بھی درویشی اور استغناء کا ایک کامل نمونہ تھے۔ انقلاب ہجرت کے بعد ۱۱؍ستمبر ۱۹۴۷ء کو صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی تشکیل ہوئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی نظر انتخاب آپ پر پڑی اور حضور نے آپ کو ناظر اعلیٰ نامزد فرمایا۔ چنانچہ آپ نے اس نہایت اہم اور نازک ذمہ داری کو کمال خلوص اور جانفشانی سے نبھایا اور نئے ملک میں آکر جماعت احمدیہ کے بکھرے ہوئے ٹکڑوں کو از سر نو جوڑنے میں قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ اسی دوران [illegible] فروری ۱۹۴۹ء کو آپ پر دل کی بیماری کا شدید حملہ ہوا اور ساتھ ہی تشنج کے دورے بھی پڑنے لگے۔ علاج معالجہ سے کچھ افاقہ تو ہوا مگر آپ مستقلاً صاحب فراش ہو گئے اور بالآخر اسی بیماری کے عالم میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کے ارفع روحانی مقام کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کو وفات سے چار برس پیشتر خبر دی جا چکی تھی کہ آپ کا انتقال ۶۶ سال کی عمر میں ہوگا۔ چنانچہ آپ کی وفات اس کے مطابق ہوئی۔ آپ کی قبر مبارک حضرت اماں جانؓ کے مزار اقدس کی چار دیواری میں جنوب مشرقی حصہ میں واقع ہے۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے بطن مبارک سے تین فرزند اور چھ صاحبزادیاں پیدا ہوئیں جن کے اسماء گرامی یہ ہیں:۔
صاحبزادی طیبہ بیگم صاحبہ (ولادت ۱۸؍مارچ ۱۹۱۹ء) خان عباس احمد خان صاحب (ولادت ۲؍جون ۱۹۲۰ء) صاحبزادی طاہرہ بیگم صاحبہ (ولادت ۳؍جون ۱۹۲۱ء) صاحبزادی ذکیہ بیگم صاحبہ (ولادت ۲۳؍نومبر ۱۹۲۳ء) صاحبزادی قدسیہ بیگم صاحبہ (ولادت ۲۰؍جون ۱۹۲۷ء) صاحبزادی شاہدہ بیگم صاحبہ (ولادت ۳۱؍اکتوبر ۱۹۳۴ء) صاحبزادہ شاہد احمد خان (ولادت ۱۹؍اکتوبر ۱۹۳۵ء) صاحبزادی فوزیہ بیگم صاحبہ (ولادت ۲۲؍نومبر ۱۹۴۱ء) میاں مصطفیٰ احمد خان صاحب (ولادت ۱؍جولائی ۱۹۴۳ء)۔

حضرت سیدہ موصوفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس مبشر اولاد میں سے ہیں جن کے بارے میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بذریعہ الہام مندرجہ ذیل بشارت دی تھی:۔

"پھر خدائے کریم جلّ شانہٗ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ
تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا۔ تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا مگر بعض ان میں سے کم عمری میں بھی فوت ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر یک شاخ تیرے جدّی بھائیوں کی کاٹی جائے گی اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائے گی۔ اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے۔ ان کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا۔ خدا تیری برکتیں اردگرد پھیلائے گا اور ایک اجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دے گا۔ تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلاؤں گا پر تیرا نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا۔ اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔ خدا انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا اور

(باقی صفحہ ۶ پر)

"کوئی ایسی قوم جو اپنی گزشتہ تاریخی روایات سے واقف نہ ہو کبھی ترقی کی طرف قدم نہیں مار سکتی۔"
(المصلح الموعودؓ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یومِ خلافت کی مبارک تقریب پر
جماعتہائے احمدیہ کے عظیم الشان جلسے

نظارت اصلاح و ارشاد کی زیر ہدایت پاکستان کے طول و عرض میں احمدی جماعتوں نے بڑے اہتمام کے ساتھ "یوم خلافت" کے موقع پر اپنے ہاں جلسے منعقد کئے۔ خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات پر روشنی ڈالی گئی۔ قبل ازیں کچھ رپورٹیں شائع کی گئی ہیں چونکہ ساری رپورٹوں کی اشاعت بوجہ عدم گنجائش ممکن نہیں۔ لہٰذا صرف ان مقامات کے نام درج کئے جا رہے ہیں جہاں سے جلسوں کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔

احمد پور ضلع ڈیرہ غازی خاں۔ ادرحمہ ضلع سرگودھا۔ اوکاڑہ۔ اونچا جھ ضلع سیالکوٹ۔ ایبٹ آباد۔ بھابڑہ ضلع سرگودھا۔ پاک پتن۔ چک نمبر ۱۸۴-۷-آر ضلع بہاولنگر۔ چک نمبر ۱۶۴-۷-آر ضلع بہاولنگر۔ چک ۲۱۹ ر ب گنڈا سنگھ والا ضلع فیصل آباد۔ چک ۲۷ A-2 کا چیلو ضلع تھرپارکر (سندھ)۔ چک ۴۶ ضلع سرگودھا۔ چونیاں ضلع قصور۔ چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ۔ چک چہور ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ۔ ڈنڈپور کھرولیاں ضلع سیالکوٹ۔ ڈیرہ غازی خاں۔ رحیم یار خاں۔ سکرنڈ (سندھ)۔ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ۔ سیالکوٹ شہر۔ شرق پور خورد و کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ۔ کلسیاں ضلع شیخوپورہ۔ کماسی ضلع لاہور۔ کھنڈو ضلع لاڑکانہ (سندھ)۔ کھوسکی ضلع بدین (سندھ)۔ کھوکھر غربی ضلع گجرات۔ کوٹ احمدیاں ضلع بدین (سندھ)۔ کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازی خاں۔ کوٹلی (آزاد کشمیر)۔ کوٹ مومن ضلع سرگودھا۔ کوئٹہ۔ گجرات۔ گولیکی ضلع گجرات۔ لدھڑ کوم سنگھ ضلع سیالکوٹ۔ لودھراں ضلع ملتان۔ محمد آباد (سندھ)۔ محمود آباد جہلم۔ ملتان چھاؤنی۔ منڈی بہاء الدین۔ میانی ضلع سرگودھا۔ نواب شاہ (سندھ)۔ وہاڑی۔

شکریہ احباب و درخواست دعا

میری اہلیہ مرحومہ فہمیدہ بیگم صاحبہ کی وفات پر بھائیوں اور بہنوں نے اس کثرت سے ہمارے ہاں تشریف لاکر اور بذریعہ تار و خطوط تعزیت فرمائی کہ میرے لئے فرداً فرداً جواب دینا ممکن نہیں۔ اس لئے میں اخبار کے ذریعہ ان سب بھائیوں اور بہنوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ کریم اس پیار و محبت کے بدلہ انہیں اپنے فضلوں کا وارث بنائے اور درخواست کرتا ہوں کہ وہ مرحومہ کے لئے اور ہم سب کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس دکھ کا مداوا ہو۔

میں اور میرے سب عزیز اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے بے حد شکر گزار ہیں کہ حضور نے از راہ کرم سب عزیزوں سے ذاتی طور پر تعزیت فرمائی اور بہت افسوس کا اظہار فرمایا اور تقریباً ۵ منٹ تسلی بخش کلمات سے نوازتے رہے اور دعا کی۔

خاندان نبوت کے بعض بزرگ اور بعض خواتین مبارکہ نے بھی ہمارے ہاں تشریف لاکر افسوس کا اظہار کیا جس سے ہمارے دلوں کو بہت اطمینان نصیب ہوا۔

اراکین مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ نے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی سرکردگی میں تعزیت کے ایک ریزولیشن میں جدا ہونے والی کی بہت سی خوبیوں کا نہایت شاندار الفاظ میں ذکر کیا اور دعا کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

اس جگہ میں مرحومہ کی چند ایک خوبیوں کا ذکر کرتا ہوں تاکہ ان کے لئے دل سے دعا نکلے۔

۱۔ مرحومہ نے اپنی شادی کے بعد جلد ہی تقریباً ۵۰ سال قبل ۱/۹ حصہ کی وصیت کر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ وہ اپنی زندگی میں وصیت کی تمام شرائط پر پوری طرح عمل کرتی رہیں اور ان کی وفات پر ہم نے حسبِ فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کے ترکہ کا پورا پورا حصہ ادا کر دیا۔

۲۔ تمام عمر جب تک صحت ٹھیک رہی اپنے بچوں کے علاوہ بیسیوں دوسرے بچوں کو قرآن کریم پڑھاتی رہیں۔

۳۔ مہمان نوازی ان کا خاص وصف تھا۔ چائے یا کھانے کے وقت جو عزیز یا ملنے والا موجود ہوتا، اسے کبھی نظر انداز نہ کرتیں۔ جلسہ سالانہ کے دنوں میں جبکہ میں دن رات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت میں باہر مصروف رہتا گھر میں ٹھہرنے والے اور بیسیوں ملنے والوں کی پوری طرح خاطر تواضع کرتیں اور اس غرض کے لئے پہلے سے کافی انتظام کر لیتیں۔

۴۔ اپنے میکے اور سسرال کے ہر عزیز سے یکساں پیار و محبت کا سلوک کرتیں۔ ان کی وفات کے بعد بیسیوں بہنوں نے بار بار اس کلمہ کا ورد کیا کہ ہائے اتنا پیار کرنے والی اتنی جلد رخصت ہو گئی۔

۵۔ اللہ تعالیٰ نے ایک لمبے عرصہ سے مجھے اپنے محلہ میں بطور صدر کے خدمت کرنے کی توفیق دی ہے۔ اس عرصہ میں جو بھی اپنے دکھ درد کی داستان لے کر میرے پاس آیا خصوصاً بہنیں۔ انہیں بڑے پیار اور توجہ سے سنتیں اور مجھے تاکید کرتیں کہ جہاں تک ہو ان کی امداد کی جائے اور اس معاملہ میں خود تکلیف برداشت کر کے بھی ان کی دلجوئی کرتیں۔

۶۔ نماز اور تہجد میں باقاعدہ تھیں۔ اکثر بچے اور عزیز ان سے دعا کروانے آتے اور جب انہیں رخصت کرتیں تو سب سے کہہ کر ہاتھ اٹھا کر ان کے لئے دعا کرتیں۔

۷۔ کبھی ناشکری کا کلمہ منہ سے نہ نکالتیں۔ سخت تکلیف میں بھی کہتیں الحمد للہ ٹھیک ہوں۔

۸۔ اپنی خدمت کرنے والوں کی ظاہراً اور خفیہ دونوں طرح امداد کرتیں۔ غرضیکہ جانے والی میں بہت سی خوبیاں تھیں جن کا احساس اب ان کے جانے کے بعد بڑی شدت سے ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی روح پر ہزاروں ہزار برکتیں نازل فرمائے اور ان کے لواحقین کا حافظ و ناصر ہو۔ آخر میں بزرگوں اور عزیزوں سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ (حبیب الرحمٰن صدر محلہ دارالبرکات و قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

تاریخ احمدیت کا ایک ورق (بقیہ صفحہ ۵)

وہ علی حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے تو مجھ سے ایسا ہے جیسے انبیاء بنی اسرائیل (یعنی ظلی طور پر ان سے مشابہت رکھتا ہے) تو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید۔ تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا۔ یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو، اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندے پر کیا تو اس نشان رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو۔ اگر تم سچے ہو اور اگر تم کبھی پیش نہ کر سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔ فقط"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

اپنے جدی خاندان کے لاولد رہنے کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو پیشگوئی کی تھی اس کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"جس وقت حضور ؑ نے دعویٰ کیا، اس وقت آپ کے خاندان میں ستر کے قریب مرد تھے لیکن اب ان کے سوا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جسمانی یا روحانی اولاد ہیں۔ ان ستر میں سے کسی ایک کی بھی اولاد موجود نہیں۔"

(الحکم نمبر ۱۹ تا ۲۲۔ مورخہ ۲۱/۲۸ مئی و ۷/۱۴ جون ۱۹۴۳ء صفحہ ۱۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اولاد کے لئے بڑی دعائیں فرمائی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کی اولاد کو خدمت دین اور خدمت سلسلہ کی انتہائی توفیق عطا فرمائی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اولاد کے بارے میں فرمایا:۔

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر تو نے یہ مجھ کو بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

(مرتب: یوسف سہیل شوق۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۱۴۰

میں ای۔ عبدالمنان ولد ایچ سلیمان صاحب قوم ۔ پیشہ درزی عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن انڈونیشیا ضلع ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ رہائشی مکان مالیت پانچ لاکھ روپے انڈونیشین۔

۲۔ تین پلاٹ سات لاکھ ستر ہزار روپے انڈونیشین۔

۳۔ تین سلائی کی مشینیں پینتالیس ہزار روپے انڈونیشین۔

۴۔ ایک مشین "OBRAS" تینتالیس ہزار روپے انڈونیشین۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۷۵،۰۰۰/- روپے انڈونیشین ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد عبدالمنان

گواہ شد راڈین عبدالرحمن احمدی

گواہ شد

ENTCIU KI DARSU HDK

مسل نمبر ۲۴۱۴۱

میں ABDUL SJUKUR S/O RAISAN قوم ۔ پیشہ EMPLOYEE عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۵۹ء ساکن انڈونیشیا ضلع ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ۲/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ ایک موٹر سائیکل ۴۰۰،۰۰۰/- روپے انڈونیشین۔

۲۔ ایک ٹیلیویژن ۵۰،۰۰۰/- روپے انڈونیشین۔

۳۔ ONE COLD-CASE (فرج) ۵۰،۰۰۰/- روپے انڈونیشین۔

۴۔ ایک زراعت کا کھیت ۷،۵۰،۰۰۰/- روپے انڈونیشین۔

۵۔ ایک چاول کا کھیت ۸،۸۰،۰۰۰/- روپے انڈونیشین۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۸۱،۰۰۰/- روپے انڈونیشین ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد ABDUL SJUKUR

گواہ شد آر عبدالرحمن احمدی

G.G. BUNGUR IRT. 0010/RW

03 KEBAYORAN LAMA

JAKARTA

گواہ شد ABDAL MUKTI

PETOJO ENCLEK GG.

II NO 6

JAKARTA PUSAT

مسل نمبر ۲۴۱۴۲

میں وسیم احمد بھٹی ولد کبیر احمد صاحب بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جلنگھم ضلع انگلستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۴۰/- پونڈ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد وسیم احمد بھٹی

گواہ شد کبیر احمد بھٹی ولد بشیر احمد بھٹی۔

18, KING ST, GILLINGHAM

KENT.

ENGLAND

گواہ شد فہیم احمد بھٹی ولد نصیر احمد صاحب بھٹی۔

13, SUDBURY HOUSE

WONDSWORTH S.W. 18

LONDON

ENGLAND

مسل ۲۴۱۴۳

میں چوہدری جاوید احمد باجوہ ولد چوہدری فضل احمد باجوہ قوم جٹ پیشہ سروس عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی ساکن داتا زید کا حال مسقط ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۳/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۷۵/- ریال عمانی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد جاوید احمد باجوہ

داتا زید کا P.O. خاص ضلع سیالکوٹ

گواہ شد رشید احمد ملک ولد ملک عبدالحمید صاحب۔

اُستاد دارالعلوم غربی ربوہ

وصیت نمبر ۲۱۴۳۵

گواہ شد چوہدری محمود احمد ولد چوہدری خورشید احمد موضع نگرا۔ تحصیل و ضلع سیالکوٹ حال مسقط۔

دعائے مغفرت

میرے دادا جان محترم محمد دین بٹ صاحب طویل علالت اور شدید بیماری کی حالت میں مورخہ ۱۲ جون ۱۹۷۹ء کو پونے دس بجے صبح بعمر ۸۰ سال وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے اس لئے امانتاً کنڈیارو شہر میں دفن کئے گئے۔

مرحوم بہت نیک، غریب پرور، مہمان نواز، خود دار، پابند صوم وصلوٰۃ اور تہجد گزار تھے سلسلہ کے لئے ان کے دل میں شدید درد تھا اور اُٹھتے بیٹھتے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات بطور مثال پیش کیا کرتے تھے اور لوگوں کو احمدیت کی مثالیں دیا کرتے تھے۔

مرحوم کے پسماندگان میں ۳ صاحبزادے ایک صاحبزادی اور ۲۵ پوتے پوتیاں ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، ان کے درجات بلند کرتے ہوئے اپنے قُرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

(نصیر محمد بٹ کنڈیارو ضلع نواب شاہ۔ سندھ)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معلومات برائے داخلہ ایم۔اے/ایم ایس سی

پنجاب یونیورسٹی لاہور کے تمام شعبہ جات میں ایم۔اے/ایم۔ایس سی میں داخلہ ۲۵ جون ۱۹۷۹ء سے شروع ہو رہے ہیں۔جس کے بعد دوسرے کالجز میں بھی داخلے ہوں گے۔طلباء کی سہولت کے لئے داخلہ کے طریق کار کے متعلق چند باتیں شائع کی جارہی ہیں۔

(۱) جس مضمون میں داخلہ لینا ہو امیدوار کا اس مضمون کے ساتھ گریجوایٹ ہونا ضروری ہے (سوائے ان مضامین کے جو بی۔اے میں نہیں پڑھائے جاتے۔مثلاً پنجابی، تعلیم، لائبریری سائنس، جرنلزم وغیرہ)

(۲) پنجاب یونیورسٹی میں داخلہ بی۔اے/بی ایس سی میں حاصل کردہ نمبروں کے میرٹ کی بنیاد پر ہوتا ہے جبکہ دوسرے کالجز میں داخلہ کے لئے ایک تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو ہوتا ہے۔جس میں حاصل کردہ نمبروں کو بھی میرٹ لسٹ بناتے وقت مدنظر رکھا جاتا ہے۔

(۳) جس کالج یا شعبہ میں داخلہ لینا ہو اس کے فارم پُر کرکے اپنے میٹرک، انٹر، ڈگری کے سرٹیفکیٹس، کیریکٹر سرٹیفکیٹ کی ایک ایک مصدقہ فوٹو سٹیٹ کاپی، اپنی پاسپورٹ سائز تصاویر کی دو مصدقہ کاپیاں اور اس کے علاوہ شناختی کارڈ یا ڈومی سائل کی مصدقہ نقل ہمراہ لگائیے۔اگر ادارہ تعلیم و تحقیق میں داخلہ لینا ہو تو میڈیکل سرٹیفکیٹ بھی مطلوب ہوتا ہے۔

لاہور کے مختلف تعلیمی اداروں میں جن مضامین میں ایم۔اے/ایم۔ایس سی میں داخلے ہوں گے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

(۱) پنجاب یونیورسٹی:۔

(ا) اولڈ کیمپس:۔شعبہ اردو، شعبہ فارسی، شعبہ عربی، شعبہ پنجابی، شعبہ سوشل ورک، لاہور لاء کالج، شعبہ انگریزی، شعبہ کیمیا، شعبہ علوم اسلامیہ، شعبہ فارسی، شعبہ فلکیات۔

(ب) نیو کیمپس:۔ایم۔ایڈ، ایم۔اے ایجوکیشن، ماسٹر آف بزنس ایجوکیشن، ایم۔اے ایجوکیشن (انڈسٹریل آرٹس)، شعبہ ایم۔کام، شعبہ معاشیات، کیمیکل انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، یونیورسٹی لاء کالج، شعبہ سوشیالوجی، شعبہ سیاسیات، شعبہ صحافت، شعبہ تاریخ، شعبہ اطلاقی نفسیات، شعبہ فلسفہ، شعبہ ایم۔پی۔اے، شعبہ ایم۔بی۔اے، شعبہ ریاضیات، شعبہ طبیعیات، شعبہ شماریات، شعبہ نباتیات، شعبہ حیوانیات، شعبہ سالڈ اسٹیٹ فزکس، شعبہ لائبریری سائنس، شعبہ جغرافیہ، شعبہ ارضیات۔

(۲) گورنمنٹ کالج لاہور:۔
شعبہ نباتیات، شعبہ نفسیات، شعبہ طبیعیات، شعبہ حیوانیات، شعبہ کیمیا، شعبہ ریاضی، شعبہ انگریزی، شعبہ تاریخ، شعبہ فلسفہ، شعبہ اقتصادیات، شعبہ پولیٹیکل سائنس۔

(۳) ایف۔سی۔کالج لاہور:۔
شعبہ انگریزی، شعبہ اقتصادیات، شعبہ ریاضی، شعبہ پولیٹیکل سائنس۔

(۴) اسلامیہ کالج۔سول لائنز لاہور:۔
شعبہ اقتصادیات، شعبہ انگریزی، شعبہ تاریخ، شعبہ پولیٹیکل سائنس۔

(۵) گورنمنٹ کالج آف سائنس۔وحدت روڈ لاہور:۔
شعبہ کیمیا، شعبہ طبیعیات۔

(۶) لاہور کالج فار وومن:۔
شعبہ طبیعیات، شعبہ انگریزی، شعبہ اقتصادیات

جو احمدی طلباء یہاں داخلہ لینا چاہتے ہوں وہ داخلہ فارم اور مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں:۔

منور احمد نعیم (صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور)
(۱) بی فارمیسی۔سال دوم۔اولڈ کیمپس۔پنجاب یونیورسٹی۔لاہور
(۲) کمرہ نمبر ۳۵۶۔ہاسٹل نمبر ۲۔نیو کیمپس۔پنجاب یونیورسٹی لاہور۔فون نمبر:۔ ۸۵۰۳۱۶

بے مثال و بے نظیر وقار عمل

احباب یہ خبر سُن کر خوش ہوں گے کہ جماعت احمدیہ نگیال دتیال ضلع میرپور آزاد کشمیر نے خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے اپنی مسجد کا اکثر حصہ تعمیر کر لیا ہے۔ضلع میرپور آزاد کشمیر میں یہ ہماری پہلی اور واحد پختہ مسجد ہے جو کہ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے مکمل ہو رہی ہے۔

اس سلسلہ میں تعمیر مسجد کے لئے ضلع کی تمام جماعتوں کو اطلاع دی گئی تھی کہ ۸/۶/۷۹ بروز جمعۃ المبارک وقار عمل ہوگا۔تمام جماعتوں سے دوست تشریف لائے۔جہلم اور محمود آباد کی طرف سے بھی بعض نمائندگان شامل ہوئے۔

یہ بے مثال وقار عمل صبح چار بجے بعد نماز فجر شروع ہو کر ایک بجے بعد دوپہر ختم ہوا۔ان ۹ گھنٹوں میں مسجد پر لینٹر ڈالا گیا جس کی لمبائی ۶۶ فٹ اور چوڑائی ۱۹ فٹ تھی۔میرا بھڑکا کے دوستوں نے اتنے ولولہ اور جذبہ اور جوش و خروش سے کام کیا کہ غیر از جماعت دوست بھی عش عش کر اُٹھے۔وہ کہتے تھے کہ یہ انسان نہیں جن ہیں۔

کھانے کا انتظام مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر فاروق احمد صاحب کے ذمہ تھا۔ان دونوں نے اپنا فرض خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔

دوستوں اور بزرگوں سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مسجد کو اس علاقہ کے لوگوں کے لئے باعث رحمت و برکت بنائے۔آمین

(داؤد احمد منصور مربی سلسلہ ضلع میرپور آزاد کشمیر)

ولادت

مکرم برادرم غفور احمد صاحب شاکر ۶۹۔شاہراہ قائداعظم لاہور کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے دو بچیوں کے بعد فرزند عطا فرمایا ہے۔نومولود کا نام عثمان احمد رکھا گیا ہے۔احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے نیک خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے آمین۔

برادرم موصوف کی دونوں بچیوں نے قرآن کریم ناظرہ بھی مکمل کر لیا ہے۔احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے دونوں بچیوں کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔آمین

(شریف احمد محلہ دارالرحمت غربی۔ربوہ)

حضرت حکیم نظام جان رح کا
مشہور دواخانہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر ○ گوجرانوالہ
فون نمبر ۴۴۸۴۴
ربوہ ○ بالمقابل ایوان محمود فون ۳۲۷
نگران
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان رح
رجسٹرڈ درجہ اول

نوٹس داخلہ فون ۴۹۲
الشفیق انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی ربوہ سرگودھا ڈویژن کا وہ پہلا فنی ادارہ ہے جس نے پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن سے رجسٹریشن کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ملاحظہ ہو روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۹ مئی ۱۹۷۹ء
طلباء کو بورڈ کی طرف سے وہی سرٹیفکیٹ ملیگا جو کریش پروگرام ایوننگ کلاسز میں گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی کے طلباء کو ملتا ہے۔
ریفریجریشن وائیر کنڈیشننگ کورس میں داخلہ محدود نشستوں کے لئے ۳۰ جون تک جاری رہے گا۔
الشفیق انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی ربوہ
پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن سے منظور شدہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

کوٹھی۔مکان۔پلاٹ۔زرعی زمین کی خرید و فروخت کیلئے
فضل عمر کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
آپ کا مخلص، مستعد، معاون ادارہ
نزد ریلوے پھاٹک
اقصیٰ روڈ۔ربوہ